سوال

جب کسی کی طرف سے کوئی دوسرا شخص قربانی کرے۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کی طرف سے کوئی اور قربانی کرے گا تو کیا ذوالحجہ کے عشرہ کے آغاز کے بعد ان میں سے کسی کے لیے بال وغیرہ کاٹنا جائز ہے؟ کیا ان میں سے کسی ایک کے لیے جائز اور دوسرے کے لیے ناجائز ہیں یا دونوں ہی کے لیے ناجائز ہیں؟ اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس کی وہ بکری گم ہوگئی ہو جس کی قربانی کرنے کی اس نے نیت کی تھی، لیکن پھر وہ ایام حج ختم ہوجانے کے بعد مل گئی ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح حدیث میں آیا ہے:

(اذارایتم ہلال ذي الحجة' ورادا حدکم ان یضحی' فلیمسک عن شرعہ واظفارہ) (صحیح مسلم' الاضاحی' باب نہی من دخل علیہ عشر ذي الحجة لخ' ح: 1977)

"جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کا ارادہ کرے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔"

حدیث میں اس شخص کا ذکر نہیں جس کی طرف سے کوئی اور قربانی کر رہا ہو، لیکن بعض علماء نے ایسے شخص کے لیے بھی یہ مکروہ قرار دیا ہے، ہاں البتہ اگر ان میں سے کوئی شخص بال یا ناخن کاٹ لے تو اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے، اس کی قربانی بھی باطل نہ ہوگی، لہذا وہ قربانی ترک نہ کرے، اس کی قربانی ان شاء اللہ تعالیٰ مقبول ہوگی۔

جب کوئی شخص قربانی کرنے کا عزم کرلے اور جانور کو خرید لے لیکن جانور گم ہوجائے اور وہ ایام قربانی ختم ہوجانے کے بعد ملے تو اس کا ذبح کرنا لازم نہیں ہے، الا یہ کہ نذر کی وجہ سے یا اس جانور کی تعیین کی وجہ سے قربانی اس کے ذمہ واجب ہو، لیکن اگر وہ اسے ذبح کردے اور اس کے گوشت کو بھی قربانی کی طرح صدقہ کردے تو اسے ان شاء اللہ اجر وثواب ملے گا۔ اور اگر اس نے ایام عید میں گم شدہ جانور کے بجائے کوئی اور جانور ذبح کردیا ہو تو پھر اس کے لیے دوسرا جانور ذبح کرنا لازم نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتوی کمیٹی